اکرام اللہ ساجد

# ہر طرف بکھری پڑی ہے داستاں تیری!

## ۷ ر مارچ، ۱۰ ر مارچ اور ۲۶ ر مارچ :

سات مارچ کو مسلمانانِ پاکستان سے تاریخ کا بدترین مذاق کیا گیا —— پوری قوم کو بے وقوف بنانے کی کوشش کی گئی اور اسے یہ ترغیب دی گئی کہ حصولِ مطلب کی خاطر بڑے سے بڑا جھوٹ بولا اور ہر جائز و ناجائز حیلہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ "الناس علیٰ دین ملوکہم" کے مصداق گویا اب انتظامیہ کو کھلی چھٹی ہے کہ جب تک اس کے آقائے ولی نعمت اس ملک کے حکمران ہیں وہ من مانی کر سکتی ہے، اسے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں —— ویسے بھی یہ انتظامیہ حکمران طبقہ کی محسن ہے کہ "اسلامی جمہوریہ" کے مطابق چیئرمین پیپلز پارٹی نے انتظامیہ کو پنجاب میں ۸۰ سیٹیں جیتنے کی ہدایت کی تھی لیکن یار لوگوں نے ۱۰۷ فتح کر ڈالیں ع

ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟

ان حالات میں اگر حکمران، انتظامیہ کی کسی غلط حرکت کا نوٹس لیتے ہیں تو ظاہر ہے یہ احسان ناشناسی ہوگی۔

دس مارچ وہ دن ہے کہ سارا دن ایک پہلوان اکھاڑے میں بلا مقابلہ لڑتا رہا۔ اور اخبار کی ایک خبر کے مطابق کہ —— اس دن بھی دھاندلی ہوئی —— گویا اس پہلوان نے اپنے آپ کو بھی معاف نہیں کیا اور اپنی ذات سے بھی ناانصافی کی —— اندریں حالات اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ دوسروں کو انصاف مہیا کریگا، حماقت ہی ہوگی۔

چھبیس مارچ کو اس ڈرامے کا ڈراپ سین ہوا جو سات مارچ کو انتخابات کے نام پر رچایا گیا تھا۔

## الیکشن کمشنر وقت ضائع کر رہے ہیں :

پاکستان میں گذشتہ دنوں انتخابات کے نام پر جو ناٹک رچایا گیا تھا، قوم اسے انتخابات ماننے کے لئے تیار نہیں ـــــ لیکن الیکشن کمشنر ہیں کہ کرسیٔ عدالت سے ریٹائر ہونے کے باوجود عدل کرنے پر تلے ہوئے ہیں ـــــ کبھی نشانِ انگشت چیک کرتے ہیں اور کبھی گواہوں پر جرح ـــــ جنابِ من! اصل معاملہ پرچیوں کا نہیں، ان غلط تاریخ کا ہے جو انتخابات کے انعقاد سے بھی بہت پہلے تصنیف کر لئے گئے تھے۔ اور جن کا اعلان نہایت بدحواسی کے عالم میں (بدحواسی یوں کہ جو امیدوار انتخابات کی تاریخ سے دس دن قبل انتخاب سے دستبردار ہو گئے تھے ان کے ووٹوں کی تعداد بھی ریڈیو سے نشر کی جاتی رہی۔ نوائے وقت) ریڈیو اور ٹیلیویژن سے کیا گیا کہ دنیا نے کانوں سے سنا بھی اور آنکھوں سے دیکھا بھی! ـــــ ان حالات میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ آپ اپنا قیمتی وقت اور بہترین صلاحیتیں، ضائع نہ کیجیے بلکہ انہیں کسی دوسرے وقت اور کسی دوسرے کام کے لئے اٹھا رکھئے ـــــ!

## یہ ریڈیو پاکستان ہے!

پہچان اور خصوصیات:

- ٹرسٹ کے اخبارات کے اداریے زبردستی سنائے جاتے ہیں ـــ (نوائے وقت بیچارے نے پتہ نہیں کیا قصور کیا ہے؟)
- اس قدر سفید جھوٹ بولا جاتا ہے کہ سننے والے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیں، اور (بقول ایک واقفِ حال کے) سنانے والے خود بھی شرم سے پانی پانی ہو جاتے ہیں لیکن جھوٹ بولنے پر مجبور رہیں۔
- حکومتی پارٹی کا مسلسل پروپیگنڈہ اور اپوزیشن پہ ہر پروگرام اور ہر رنگ میں تنقید!
- قوم خون میں نہا رہی ہے اور یہاں سے دن رات گانے سنائے جاتے ہیں۔
- انتخابات میں کامیابی کا بہترین ذریعہ۔
- ہم وہ ہیں کہ جنہیں اپنی خبر نہیں! • احتشام الحق تھانوی کے علاوہ پاکستان میں دوسرا کوئی عالمِ دین ہی نہیں!
- اس قومی ریڈیو سے آپ کو اپنی کوئی خبر نہیں ملے گی، اس کے لئے بی بی سی لندن سنئیے۔

## کرسی بڑی مضبوط ہے!

چیئرمین پیپلز پارٹی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: "۔۔۔ مگر یہ کرسی بڑی مضبوط ہے" (یا اس کے ہم معنی کوئی الفاظ تھے) ـــــ کاش اس کرسی کی مضبوطی کا احساس دلانے کے ساتھ ساتھ آپ اس کا احترام بھی لوگوں کے دلوں میں پیدا کر سکتے ـــــ کہ اس کی طاقت کی بنیاد اس کا معزز و محترم ہونا ہی ہے۔ اور جب بنیادیں کھوکھلی ہو جائیں

تو عمارتیں گر جایا کرتی ہیں ـــــ بہرحال اس کرسی کی حقیقت قوم کی اس بیٹی سے پوچھیے جس کا سہاگ اجڑ گیا اس ماں سے پوچھیے جس کی گود خالی ہو گئی ـــــ اس باپ سے پوچھیے جس کے بڑھاپے کا سہارا جاتا رہا ـــــ اس بہن سے پوچھیے جس کے بھائی کی بے گوروکفن لاش اس کے سامنے پڑی ہے ـــــ اور رنگے ہاتھوں ان لوگوں سے بھی پوچھ لیجیے، جنہوں نے آپ کو ووٹ دیئے ہیں ـــــ!

---

● وہ جو جیت کر ہار گئے! ـــــ ● وہ جو ہار کر بھی جیت گئے!

● اور وہ کہ جن کیلئے اس دنیا کی ہار جیت کوئی معنی نہیں رکھتی مگر آخرت کی کامیابی ان کا مقدر بن چکی ہے!

---

پیپلز پارٹی (بقول خود) انتخابات جیت چکی ہے، لیکن یقین کیجیے کہ اس نے انتخابات جیت کر بھی سب سے بڑی بازی ہار دی ہے ـــــ ضمیر کا گلا گھونٹا، حق و دیانت کا خون کیا، لوگوں کے دلوں سے اس کا احترام اٹھ گیا اور اپنی عاقبت بھی اس نے تباہ کر لی۔

اس کے برعکس بھارت کی مسز اندرا گاندھی اگرچہ انتخابات ہار گئی ہیں لیکن حق و انصاف کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے جس آزادانہ ماحول میں انتخابات کرواتے ہیں ـــــ ہار جانے کے باوجود بھی عوام کے دل جیت لئے ہیں کہ اپنے بھی خراجِ تحسین پیش کر رہے ہیں اور بیگانے بھی ـــــ!

باقی رہے وہ لوگ جو اپنے سے کی جانے والی ناانصافی کے خلاف سڑکوں پر مظاہرے کر رہے ہیں، مخالفین کے طنز و تعریض کا نشانہ بنے ہوتے ہیں، جیلیں آباد کر رہے ہیں، خون کی مہندی لگا رہے ہیں اور اپنے لہو کی سرخی سے تاریخِ اسلام کا ایک روشن ترین باب لکھ رہے ہیں ـــــ دنیا انہیں خواہ کچھ کہے، ان کا مالک ـــــ جو سب کا مالک ہے ـــــ انہیں فتح کی نوید سناتا ہے ـــــ ان کے ضمیر مطمئن ہیں کہ اس کا سودا انہوں نے نہیں کیا ـــــ وہ زندہ رہے تو غازی کہلائیں گے اور مر گئے تو شہید! ـــــ بہرحال آخرت کی کامیابی ان کا مقدر بن چکی ہے ـــــ اولئک لھم مغفرۃ و اجر کریم! ـــــ اور بلاشبہ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے!

## طاقت کا سرچشمہ عوام؟

پیپلز پارٹی کے منشور کے مطابق طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں جبکہ قومی اتحاد کے منشور کے مطابق طاقت کا سرچشمہ

اللہ احکم الحاکمین ہے) ـــــ لیکن یوں معلوم ہوتا ہے، پیپلز پارٹی اپنے منشور سے منحرف ہو چکی ہے۔ ورنہ پیپلز پارٹی کے چیئرمین کو وہ عوام نظر کیوں نہیں آتے جو چودہ مارچ سے لے کر آج تک روزانہ ہر شہر میں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں مجسم احتجاج بن کر سڑکوں پر مظاہرے کر رہے ہیں ـــــ اگر یہ عوام نہیں تو عوام کی تعریف کیا ہے؟ اگر اس سے مراد پیپلز پارٹی ہے تو تسلیم کیجئے کہ آپ پیپلز پارٹی کے وزیرِ اعظم ہیں، پاکستان کے نہیں! اور اگر آپ پاکستان کے وزیرِ اعظم ہیں تو کم از کم اپنے منشور ہی کی لاج رکھ لیجئے اور ان لوگوں کو مطمئن کیجئے کہ طاقت کا سرچشمہ ہونے کے باوجود جن کیلئے اپنی جان اور عزت کی حفاظت، وقت کا اہم ترین مسئلہ بن چکی ہے ـــــ اور اگر "ٹرسٹیوں" کے بقول یہ "شرپسند" ہیں تو افسوس کہ اب اس ملک میں "خیر پسند" بہت تھوڑے رہ گئے ہیں!

## علمائے حق!

یہ کون لوگ ہیں؟ ـــــ وہ کہ جن کی طرف سے ہماری دروازے میں بڑے بڑے پوسٹر سجائے گئے ہیں جن میں ظلم کے خلاف سینہ سپر ہونے والوں پر کفر کے فتوے لگائے گئے ہیں اور جو ہر دور میں چڑھتے سورج کے پجاری رہے ہیں؟ ـــــ یا وہ کہ مسلم مسجد کا صحن جن کے لہو سے لالہ زار بنا، ـــــ جن کی عظمت کی گواہی اس مسجد کے در و دیوار دے رہے ہیں ـــــ جن پر قیامتیں ٹوٹ پڑیں ـــــ جن پر آسماں بھی خون کے آنسو رو یا ـــــ جن کی چیخیں عرش کو بھی ہلا گئیں ـــــ جن پر ظلم کی داستانیں سن کر اہالیانِ پاکستان کے دلوں پر آرے چل گئے ـــــ جنہوں نے اس گئے دور میں بھی اپنے رسولؐ اور ان کے محبوب صحابہؓ کی روایات کو زندہ کیا ـــــ اور وہ کہ جب آئے تھے تو "لا الٰہ الا اللہ" کا ورد کرتے آئے تھے اور جب گئے تو خون میں رنگے ہوئے کفن میں لپٹے تھے! ـــــ اے نام نہاد "علمائے حق پاکستان" سن لو کہ تم پیٹ کے بندے ہو، تمہاری سوچ کا مرکز تمہارا دماغ نہیں تمہارا معدہ ہے ـــــ وزیروں کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے والو، احکم الحاکمین کا فرمان سن لو:

"ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدیٰ من بعد ما بیّنّٰہ للناس فی الکتاب اولٰئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللّٰعنون"

ـــــ ترجمہ تم خود بھی جانتے ہو مگر دیکھو کہیں گڑبڑ نہ کر دینا کہ شروع سے اب تک تمہارا شیوہ یہی رہا ہے!

## کون کس پہ گولی چلا رہا ہے؟

کون کس پہ گولی چلا رہا ہے؟ ـــــــ مسلمان، مسلمان پر! ـــ خدا کو ماننے والا، خدا کو ماننے والے پر! رسولِ عربیؐ کا امتی، رسولِ عربیؐ کے امتی پر! ـــــ قرآن کو ماننے والا، قرآن کو ماننے والے پر ـــ لیکن دونوں میں بُعد المشرقین ہے، ایک ظالم ہے' دوسرا مظلوم ـــ ایک درندہ ہے یا خونی بھیڑیا' اور دوسرا معزز شہری، عالمِ دین یا کوئی معصوم طالبِ علم ـــ ایک وہ ہے کہ مسجد میں نماز پڑھتا ہے' اور دوسرا نماز پڑھنے والوں پر نماز کے دوران لاٹھیاں برساتا ہے ـــ ایک طرف وہ لوگ ہیں کہ مسجد کی اصل اہمیت سے واقف ہو کر اس کو اس مشن کی خاطر استعمال کرتے ہیں جس کی خاطر اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے استعمال فرمایا تھا' اور دوسری طرف وہ بدبخت کہ جوتیوں سمیت اس میں گھس کر اس کے تقدس اور احترام کو پامال کرتے ہیں ـــ ایک وہ کہ قرآن کو آنکھوں سے لگاتے ہیں، اسے حرزِ جان بناتے ہیں اور دوسرے وہ کہ قاری سے اسے چھین کر دور پھینک دیتے ہیں۔ تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ مساجد اور کتابِ الٰہی کے ساتھ یہ وحشیانہ سلوک خاقانِ تاتار کے لشکری کتے کیا کرتے تھے جو آج کا مسلمان صرف دو وقت کی روٹی کی خاطر کر رہا ہے ـــ لوگ کہتے ہیں کہ اس ملک میں سوشلزم نہیں آسکتا، میں کہتا ہوں، تم سوشلزم ہی کی چکی میں پس رہے ہو، تم نے سوشلزم کا مطالعہ نہیں کیا۔ سوشلسٹوں کے نعرے ہی یہ ہیں: مساجد کو مسمار کر دو، قرآن کو دفن کر دو، مذہب کو جڑ سے اکھاڑ دو، علماءِ اسلام کو قتل کر دو اور ان کی لاشوں کو بازاروں میں گھسیٹو، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام پہ مارکس اور لینن کے نظام کو ترجیح دو، اسلام فرسودہ مذہب ہے، پریس پر پابندی لگاؤ، آزادیٔ رائے سلب کرو، مخالف کو کچل دو، مصنوعی گرانی پیدا کر کے راشننگ سسٹم قائم کرو اور غریبوں کی املاک چھین کر حکومتی سرمایہ داروں میں تقسیم کر دو ـــــ بتاؤ اس ملک میں کیا نہیں ہو رہا؟ ـــــ وہ وزیر جن کے پیٹ میں بسوں کے نقصان کا درد اٹھا ہے کیا وطنِ عزیز کے نونہالوں کا بے دریغ خون بہنے پر ان کے کانوں پر جوں بھی رینگی ہے؟ کیا وہ نہیں جانتے کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے؟ کیا احمد پور شرقیہ کا سانحہ انہیں معلوم نہیں کہ وہاں کی مسجد میں جمع ہونے والوں پر کیا قیامتیں گزر گئیں اور طوفان ٹوٹ پڑے؟ کیا انہیں اپنی پولیس بہادر کے اس کارنامے کا علم نہیں جو اس نے بوریوالہ کے نوجوان طالبِ علم افتخار احمد کی لاش کو رائفل کے بٹوں سے کچل کر سرانجام دیا ہے! کیا ان کے منہ سے ہمدردی کے دو بول بھی نکلے؟ ـــــ تم روزانہ اخبارات میں پولیس کے مساجد میں جوتوں سمیت گھس کر نمازیوں پہ لاٹھی چارج کی خبریں پڑھتے ہو مگر آج تک تم نے کسی وزیر کا یہ بیان بھی پڑھا کہ پولیس مساجد کا احترام ملحوظ رکھے اور نمازیوں کو کم از کم نماز کے دوران ہی بخش دیا کرے؟ ـــــ مسلمانو، اب بھی سنبھل جاؤ اور باور کر لو کہ تمہیں فریب دیا جا رہا ہے، ہوش میں آؤ، سوچو کہ پوری قوم متحد ہو کر حکومت کی مخالفت کیوں کر رہی ہے؟ علماء اپنے فروعی اختلافات بھول کر ایک سٹیج پر کیوں جمع ہو گئے ہیں؟ یہ کیا وجہ ہے کہ جو

ایک دن پٹتے ہیں، دوسرے دن زیادہ تعداد کے ساتھ وقت سے پہلے پہنچ جاتے ہیں؟ جو لاٹھی سے ڈرتے تھے وہ رائفل کی گولیوں کے سامنے سینہ کیوں تان دیتے ہیں؟ جن کو معلوم ہے کہ شام کو زندان میں پھینک دیئے جائیں گے وہ صبح کو گھروں سے کیوں نکلتے ہیں؟ —— آخر یہ کیا وجہ ہے کہ ؎

بڑھتا ہے یاں ذوقِ گناہ ہر سزا کے بعد؟

# اے رہبرِ ملک و قوم، بتا! یہ کس کا لہو ہے، کون مرا؟

اگر کوئی یہ کہے کہ چیئرمین پیپلز پارٹی ملکی حالات سے ناواقف ہیں تو ہم یہ ماننے کیلئے تیار نہیں، اور اگر یہ کہے کہ وہ عوام کا بھلا نہیں چاہتے تو یہ بات ان کے اپنے دعویٰ کے خلاف ہے کیونکہ ہر بڑے شہر کے چوراہوں پہ ان کی بڑی بڑی تصویریں آویزاں ہیں، جن کے نیچے لکھا ہے:

"وہ ذہن جو صرف عوام کیلئے سوچتا ہے"!

ہاں اگر وہ آنکھیں بند کر کے قوم کی رگوں سے بہتا ہوا خون نہ دیکھیں، مظلوموں کی دردناک چیخوں سے کان بند کرلیں اور قوم کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی سسکیاں نہ سنیں تو اس کا کیا علاج ہے؟ وہ بظاہر بڑے مطمئن ہیں، دورے کر رہے ہیں، اسمبلیوں کے اجلاس بلا رہے ہیں، آب پاشی کے وسائل کو بہتر بنانے اور دیہات میں بجلی فراہم کرنے کی خوشخبریاں سنا رہے ہیں، لیکن کیا وہ اس حقیقت سے باخبر نہیں کہ جان ہے تو جہان ہے؟ کیا ان کے اپنے بچے نہیں؟ کیا وہ ان کی ادنیٰ سی تکلیف پر تڑپ نہیں جاتے؟ حضور! اس قوم نے آپ کا کیا نقصان کیا ہے جس کی سزا آپ اسے دے رہے ہیں؟ کیا اس لئے کہ اس نے آپ کو سر آنکھوں پر بٹھایا؟ —— کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اقتدار آنی جانی چیز ہے! —— کیا آپ نہیں جانتے کہ کتنے بے گناہوں کے خون کا بار آپ کی گردن پر رکھا جا چکا ہے اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے! —— کیا آپ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ کل آپ خدا کے حضور جواب دہ ہوں گے؛ جہاں کرسیٔ عدالت پر احکم الحاکمین ہوں گے؛ زبردست فرشتوں کی فوج ہوگی جو مجرموں کو جکڑ کر عدالتِ عالیہ میں پیش کریں گے —— جہاں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کے مقتولین کی طرف سے بطور وکیل نہیں، مدعی کی حیثیت سے پیش ہوں گے اور ہر مقتول اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے زخموں سے خون جاری ہوگا، وہ اپنے قاتل کو گھسیٹتا ہوا رب العزت کے سامنے لائے گا اور انصاف کا طالب ہوگا۔ —— کیا آپ مسلمان نہیں؟ —— اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور یوم آخرت پر آپ کا ایمان نہیں؟ اگر ہے تو آپ اس

وقت کے تصور سے لرز کیوں نہیں جاتے اور اس کرسی پر لعنت کیوں نہیں بھیج دیتے جس کا قوم اب آپ کو مستحق نہیں سمجھتی اور جو آپ کی عاقبت کے لئے سود مند نہیں ثابت ہو سکتی؛ اگر قوم آپ کی مخالفت کر کے غلطی کر رہی ہے تو خود بھگت لے گی، آپ اس کی حالت پر رحم فرمائیں، مخالفین آپ سے کرسی نہیں مانگتے، یہ تو صرف اسلام اور خالص اسلام کے طالب ہیں، جو بھی ان کا یہ مطالبہ پورا کر دیگا، اسے سر آنکھوں پر بٹھائیں گے ۔۔ اور آپ ہی اگر یہ مطالبہ پورا کر دیں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن اکثریت شاید اب آپ پر اعتماد نہ کرے ۔

---

# ترجمان کی ایجنسیاں

- ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ سیالکوٹ ۔
- میسرز خلیق نیوز ایجنسی ، موڑ ایمن آباد ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔
- محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن ، بازار ننا ندلیا نوالہ ضلع لائلپور ۔
- حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب دکاندار مین بازار ٹیکسلا ، تحصیل وضلع راولپنڈی ۔
- مولانا محمد عبداللہ صاحب ، خطیب جامع اہلحدیث ، صدر ، راولپنڈی ۔
- کتب خانہ وہابیہ ، ۳۰ ۔ النور مارکیٹ ، اردو بازار گوجرانوالہ ۔
- منشا بک سٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ٹاؤن ۔
- خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں ، ضلع ملتان ۔
- حافظ عبدالحق صاحب معرفت مولوی علی احمد صاحب کریانہ سٹور ، تحصیل بازار ، بہاولنگر
- مرکز ادب حسین آگاہی ، ملتان شہر ۔
- محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ ، عباس سائیکل ورکس ، بلاک نمبر ۱۹ ، سرگودھا ۔
- مولانا محمد اسماعیل صاحب خادم مسجد امین پور بازار ، لائلپور ۔
- میاں عبدالرحمان حماد صاحب ، پاک دواخانہ بہاولنگر روڈ ، فقولہ ضلع ساہیوال ۔
- محمود برادرز کریانہ مرچنٹس ، چمن بازار ، ہارون آباد ، ضلع بہاولنگر ۔